سوال

(323)اسلامی معاشرہ میں موجود غیر مسلموں کے حوالہ سے کن اقدامات کو بروئے کارلانا ضروری ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسلامی معاشرہ میں موجود غیر مسلموں کے حوالہ سے کن اقدامات کو بروئے کارلانا ضروری ہے تاکہ اسلامی تشخص ،اسلامی تہذیب وثقافت اوراسلامی اخلاق وکردار کے تحفظ کا اہتمام کیا جاسکے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس کےلئے یہ ازبس ضروری ہے کہ غیر مسلموں کوخیر وہدایت کی دعوت دی جائے ،رسول اللہ ﷺ جس ہدایت اوردین حق کولے کر دنیا میں تشریف لائے اس کی اس اسلوب وانداز میں تشریح کی جائے جس کو غیر مسلم سمجھ سکیں نیزان کے سامنے اسلام کے محاسن کو بھی بیان کیا جائے شاید اس طرح وہ دائرہ اسلام میں آجائیں ،ممکن ہے کہ اس طرح وہ شرک ،جہالت اورظلم کی تاریکیوں سے نکل کر توحید ،ایمان اورعدل اسلام کے نورکی طرف آجائیں ۔اگر یہ لوگ حق کو قبول کرکے اللہ تعالی کے دین پر استقامت کا مظاہرہ کریں توالحمد للہ ،وگرنہ اہل وطن نہ ہونے کی صورت میں انہیں ان ممالک کی طرف بھیج دیا جائے اوراہل وطن ہونے کی صورت میں ان سے کفروشرک سے توبہ کرائی جائے ،توبہ کرلیں توٹھیک ورنہ انہیں قتل کردیا جائے بشرطیکہ وہ اہل کتاب یا مجوسی نہ ہوں اوراگر ان کا تعلق اہل کتاب یا مجوسیوں سے ہو توپھر توبہ نہ کرنے کی صورت میں ان سے جزیہ لیا جائے اورذلت ورسوائی کے ساتھ زندگی بسر کرنے پر مجبورکیا جائے حتی کہ یہ دائرہ اسلام میں داخل ہوجائیں اورلوگوں کو بھی ان کا مشرف بہ اسلام ہونا معلوم ہوجائے تاکہ وہ ان کے شر سے بھی محفوظ رہ سکیں۔

مسلمان معاشرے میں مل جل کررہنے والے کفار کے شر سے محفوظ رہنے کا سب سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ انہیں اللہ تعالی کے دین کی دعوت دی جائے ،احسن اندازکے ساتھ ان کا دین اسلام کے ساتھ تعارف کروایا جائے ،اسلام کے محاسن کی اچھے اسلوب میں ان کے سامنے وضاحت کی جائے اوربتایا جائے کہ اسلام کس قدرمبنی عدل وانصاف دین ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعدان کے بھی وہی حقوق ہوں گے جومسلمانوں کے ہیں ،ہوسکتا ہے کہ اس طرح دعوت دینے سے وہ حق کوقبول کرلیں اورباطل کوچھوڑکردین حق ،ہدایت اورسعادت کوقبول کرلیں۔

یہ اس صورت میں ہے جب مسلمانوں کواس کی طاقت ہواوراگرانہیں طاقت حاصل نہ ہوتوپھرانہیں چاہئے کہ خوداللہ تعالیٰ سے ڈریں ،اپنے دین پراستقامت کے ساتھ عمل کرتے رہیں ،دشمنوں کے شر سے بچنے کی کوشش کریں ،انہیں اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت دینے میں پوری پوری جدوجہد کریں اوران کے ساتھ اختلاط ،دوستی ،محبت اورمشابہت اختیارکرنے سے اجتناب کریں تاکہ ان کی وسیسہ کاریوں سے محفوظ رہ سکیں اوراپنے باطل افکارونظریات کے ساتھ مسلمانوں کوکوئی فریب نہ دے سکیں واللہ سبحانہ وتعالیٰ ولی التوفیق۔

یہ سب کچھ جوکہا گیااس کا تعلق جزیرۃالعرب کے علاوہ دیگرممالک سے ہے جہاں تک جزیرۃالعرب کاتعلق ہے یہاں کے حوالے سے یہ واجب ہے کہ یہاں غیر مسلموں

کوآنے سے روکا جائے اوریہاں کسی بھی غیر مسلم کو نہ رہنے دیا جائے ۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ یہاں کسی غیر مسلم کو باقی رہنے دیا جائے ، آپ نے فرمایا تھا کہ یہاں اب صرف اسلام ہی کو باقی رہنے دیا جائے گا ، یہودیوں اور عیسائیوں وغیرہ کو جزیرۃ العرب سے نکال دیا جائے لہذا وہ یہاں کسی ناگزیر ضرورت ہی کی وجہ سے آسکتے ہیں اور جب یہ ضرورت پوری ہوجائے تو پھر انہیں یہاں سے نکال دیا جائے جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے غیر مسلم تاجروں کو اجازت دی تھی کہ وہ یہاں صرف ایک محدود مدت ہی کے لئے آسکتے ہیں اور اس مدت کے پورا ہونے پر پھر اپنے ملکوں میں واپس جانا ہوگا ، نبی کریم ﷺ نے یہودیوں کو بھی محض کام کے لئے خیبر میں رہنے کی اجازت دی تھی کیونکہ اس کی ضرورت تھی اور جب یہ ضرورت باقی نہ رہی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں جلاوطن کردیا تھا ۔ حاصل کلام یہ کہ جزیرۃ العرب میں دو دینوں کو برقرار رکھنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ اسلام کا مرکز اور سرچشمہ ہے ، یہاں کسی وقت ضرورت ہی کی وجہ سے مشرکوں کو رہنے کی حاکم وقت اجازت دے سکتا ہے جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تاجروں کو اجازت دی اور نبی کریم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو اجازت دی تھی اور جب یہ ضرورت پوری ہوگئی ، مسلمان یہودیوں دے بے نیاز ہوگئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جلاوطن کردیا تھا ۔

جزیرۃ العرب میں رعایا پر بھی یہ واجب ہے کہ اس مسئلہ میں حاکم وقت کی مدد کریں اور اس کے ساتھ مل کر کوشش کریں کہ مشرکوں کو یہاں نہ بلایا جائے ، ان کے ساتھ معاہدہ نہ کیا جائے ، کوئی بھی کام ان سے نہ لیا جائے اور ہر کام کے لئے مسلمان کارکنوں ہی کو استعمال کیا جائے اور مسلمانوں میں سے بھی صرف انہیں کو منتخب کیا جائے جو اخلاق اور دین کے اعتبار سے دوسروں سے بہتر ہوں کیونکہ کچھ لوگ محض نام کے تو مسلمان ہوتے ہیں مگر حقیقت میں نہیں ، لہذا کارکن بنانے اور بلانے والے کو چاہئے کہ خوب غور وفکر سے کام لیں اور صرف ایسے کارکنوں کو بلائیں جو اچھے مسلمان بھی ہوں ۔ واللہ المستعان ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص447

محدث فتویٰ